واقفات نو کی کلاس

اس کے بعد واقفات نو کی کلاس کا آغاز ہوا۔ اس کلاس میں جرمنی بھر سے بارہ تا پندرہ سال کی تقریباً تین صد واقفات نو شامل تھیں۔ اس کلاس کا موضوع ''دعا'' رکھا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ نداء خان نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ امۃ الباقی مرزا نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ خدیجہ مسعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی اور اس کا ترجمہ عزیزہ سائرہ وحید نے پڑھ کر سنایا۔

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بڑا حیاوالا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ یعنی صدق دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ رد نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔ (ترمذی۔ کتاب الدعوات)

اس کے بعد عزیزہ منابل نسیم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے، یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سن لے گا اور اسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 151)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ قبولِ دعا میں ہمارے اندیشہ اور خواہش کے تابع نہیں ہوتا ہے۔ دیکھو بچے کس قدر اپنی ماؤں کو پیارے ہوتے ہیں اور وہ چاہتی ہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے لیکن اگر بچے بیہودہ طور پر اصرار کریں اور رو کر تیز چاقو یا آگ کا روشن اور چمکتا ہوا انگارہ مانگیں تو کیا ماں باوجود سچی محبت اور حقیقی دلسوزی کے کبھی گوارا کرے گی کہ اس کا بچہ آگ کا انگارہ لے کر ہاتھ جلا لے یا چاقو کی تیز دھار پر ہاتھ مار کر ہاتھ کاٹ لے؟ ہرگز نہیں۔ اسی اصول سے اجابتِ دعا کا اصول سمجھ سکتے ہیں۔ میں خود اس امر میں ایک تجربہ رکھتا ہوں کہ جب دعا میں کوئی جزو مضر ہوتا ہے تو وہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوتی ہے۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 67)

اس کے بعد حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کا منظوم کلام ''کچھ دعا کے متعلق'' عزیزہ سلمیٰ بشریٰ گیسلر نے پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں عزیزہ ملیحہ احمد، عطیۃ الکریم، ہبۃ النور، دانیہ احمد چٹھہ اور عزیزہ خنساء نوید نے مل کر ''قبولیت دعا کی شرائط'' کے عنوان سے درج ذیل مضمون پیش کیا۔

1۔ اطاعت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''اگر کسی احمدی کو منصب خلافت کا احترام نہیں ہے، اس سے سچا پیار نہیں ہے، اس سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے اور صرف اپنی ضرورت کے وقت وہ دعا کے لئے حاضر ہوتا ہے اس کی دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ یعنی خلیفۂ وقت کی دعائیں اس کے لئے قبول نہیں کی جائیں گی۔ اسی کے لئے قبول کی جائیں گی جو خاص اخلاص کے ساتھ دعا کے لئے لکھتا ہے اور اس کا عمل ثابت کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے اس عہد پر قائم ہے کہ جو نیک کام آپ مجھے فرمائیں گے ان میں مَیں آپ کی اطاعت کروں گا۔ ایسے مطیع بندوں کے لئے تو بعض دفعہ ہم نے یہ نظارے دیکھے۔ ایک دفعہ نہیں بسا اوقات یہ نظارے دیکھے کہ وہاں پہنچی بھی نہیں دعا پھر بھی قبول ہوگئی۔ ابھی لکھی جا رہی تھی دعا تو اللہ اس پر پیار کی نظر ڈال رہا تھا اور وہ دعا قبول ہو رہی تھی۔ بعض دفعہ دعا ابھی پہنچی نہیں تو وہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔

اس لئے یہ ایسا ایک بنیادی اصول ہے جس کو ہمیشہ ہر احمدی کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سچے دل اور پیار سے بھیجتا ہے اور وفا کا تعلق ہے اپنے محبوب آقا سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری دعائیں ہمیشہ کے لئے ایسے امتیوں کے لئے سنی جائیں گی۔ اور اگر وہ خلافت سے ایسا تعلق رکھتا ہے اور پوری وفاداری کے ساتھ اپنے عہد کو نبھاتا ہے اور اطاعت کی کوشش کرتا ہے تو اس کے لئے بھی دعائیں سنی جائیں گی بلکہ اَن کہی دعائیں بھی سنی جائیں گی۔ اس کے دل کی کیفیت ہی دعا بن جایا کرے گی۔''

(خطبہ جمعہ 16 جولائی 1982ء)

2۔ حقوق العباد

حضرت مصلح موعودؓ قبولیت دعا کا ایک اہم راز یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اگر کوئی احسان مروّت اور رحم کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم کرتا ہے۔ تو دعاؤں کی قبولیت کا ایک طریق یہ بھی ہے۔ دعا کرنے سے پہلے کوئی ایسا شخص تلاش کرنا چاہیے جو کسی مصیبت اور تکلیف میں ہو۔ خواہ وہ تکلیف جانی ہو یا مالی، عزت کی ہو یا آبرو کی۔ کسی قسم کی ہو۔ تم کوشش کرو کہ دُور ہو جائے۔ آگے دُور ہو یا نہ ہو تم اس کے ذمہ دار نہیں ہو۔ تم اپنی ہمّت اور کوشش کے مطابق زور لگا دو۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور جاؤ اور جا کر اپنے مدّعا کے لئے دعا کرو۔ اس طریق کی دعا بہت حد تک قبول ہو جائے گی۔ تم خدا تعالیٰ کے کسی بندے کی تکلیف کو دُور کرنے کے لئے جس قدر توجہ کرو گے خدا تعالیٰ تمہاری تکلیف دُور کرنے کے لئے اس سے بہت زیادہ توجہ فرمائے گا۔ (خطبہ جمعہ 28 جولائی 1916ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ خطبہ جمعہ 12 اگست 1994ء میں بیان فرماتے ہیں: ''امر واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ خدا کے بندوں کی مدد میں رہتے ہیں۔ دعا نہ بھی کریں تو اللہ ان کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو اپنے بھائیوں، اپنے قریبیوں کے حال سے غافل رہیں۔ خواہ ان کا مالی نقصان نہ بھی کریں، بددیانتی سے نہ بھی پیش آئیں لیکن ان کے غم محض اپنی ذات کے لئے ہوں، اپنے عزیزوں کے لئے نہ ہوں، اپنے گردو پیش کے لئے نہ ہوں۔ ان کی دعائیں بھی اسی حد تک کمزور ہو جاتی ہیں۔ پس دعاؤں کی قبولیت کا گہرا راز اس مضمون میں ہے کہ جو بندوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے رحم کا سلوک نہیں فرماتا اور اس کی دعائیں قبول نہیں فرماتا۔''

3۔ طہارت اور پاکیزگی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

''دعا کی قبولیت کے لئے یہ بھی یاد رکھو کہ دعا کرنے سے پہلے اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف کرو۔ گو ہر ایک دعا کرنے والا انہیں سمجھتا اور نہ محسوس کرتا ہے مگر جو محسوس کرتے یا کر سکتے ہیں ان کا تجربہ ہے کہ جب انسان دعا کرتا ہے تو اسے خدا تعالیٰ کا ایک قرب حاصل ہو جاتا ہے اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کے حضور کھنچی جاتی ہے۔ چونکہ روح کی صفائی جسم کی صفائی سے تعلق رکھتی ہے اور روح کی ناپاکی جسم کی ناپاکی سے۔ اس لئے اگر جسم ناپاک ہو تو روح پر بھی اس کا ناپاک اثر پڑتا ہے۔ اور اگر جسم پاک ہو تو روح پر بھی اس کا پاک ہی اثر پڑتا ہے۔ یہ وجہ ہے کہ اسلام نے تمام عبادتوں کے لئے صفائی کی شرط ضروری قرار دی ہے۔ صوفیاء نے دعائیں کرنے کا لباس الگ بنا رکھا ہوتا ہے جسے خوب صاف ستھرا رکھتے اور خوشبوئیں لگاتے ہیں۔ تو دعا کے قبول ہونے کا یہ بھی ایک طریق ہے کہ دعا کرنے سے پہلے انسان اپنے کپڑوں کو صاف ستھرا کر لے اس طرح دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جولائی 1916ء)

4۔ صبر اور استغفار

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

''جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، نماز کے ادا کرنے، سودا سلف لانے، بات چیت کرنے، غرض یہ کہ ہر ایک کی ابتدا دعا ہی سے ہے۔ پس یاد رکھو کہ مضطر کی تسکین کا باعث اور کمزور طبائع کی ڈھارس یہی دعا ہے۔ دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ نے صبر کی بھی تعلیم دی ہے کیونکہ بعض اوقات مصلحتِ الٰہی سے جب دعا کی قبولیت میں دیر ہوتی ہے تو انسان اللہ تعالیٰ پر سُوءِ ظن کرنے لگتا ہے اور نفسِ دعا کی نسبت اسے شکوک اور شبہات پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے استقلال اور جناب الٰہی پر حسنِ ظن رکھے۔''

پھر آپؓ فرماتے ہیں:

''دعا اور استغفار اور لَاحَولَ سے کام لو۔ پاک لوگوں کی صحبت میں رہو۔ اپنی اصلاح کی فکر میں مضطر کی طرح لگے رہو کہ مضطر ہونے پر خدا رحم کرتا ہے اور دعا کو قبول کرتا ہے۔''

(خطبہ عید الفطر بتاریخ 9 دسمبر 1904ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حضور عاجزانہ دعاؤں کی توفیق دے اور شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ جمعہ 23 مئی 2014ء میں دعاؤں اور صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہر مرتبہ جب ہم ابتلا اور امتحانوں کے دَور سے گزرتے ہوئے اللہ کے آگے جھکتے ہوئے اس کے فضلوں اور اس کی مدد مانگتے ہیں، اس کی مدد کے طالب ہوتے ہیں تو ترقی کے نئے سے نئے راستے ہمارے سامنے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ ہمارے ساتھ دنیا والوں کے مظالم اور تنگیاں وارد کرنے اور جان، مال، وقت اور عزّت کی قربانی کے مقابلے پر صبر دکھانے اور خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے انعامات کے ملنے اور فتح نصیب ہونے کے الٰہی وعدے ہیں جن کے حصول کا بہترین نسخہ دعا ہے۔ اگر ہر احمدی خدا تعالیٰ پر انحصار کی حقیقت کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا شروع کر دے تو جہاں جہاں بھی احمدیوں پر تنگیاں وارد کی جا رہی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعاؤں سے ہی ہوا میں اُڑ جائیں گی۔ انشاء اللہ

اس کے بعد عزیزہ عطیۃ الرحیم، نائمہ نایاب مرزا، دانیہ افضل، نائلہ ملک اور ماریہ گیسلر نے ایک گروپ کی صورت میں ترانہ ''نئے عزم'' پیش کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جائزہ لیا کہ 12 سے 15 سال تک کی کتنی لڑکیاں ہیں اور اس سے زائد عمر کی کتنی ہیں۔ اور یہ کہ GYMNASIUM کلاس میں کتنی پڑھ رہی ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو طالبات کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

ایک واقفہ نو نے عرض کیا کہ حضور سب سے پہلے

آپ کو اور پیاری آپا جان کو مبارک ہو کہ الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے آپ کو پوتے سے نوازا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: **جزاکم اللہ۔**

پھر اس واقفہ نو نے سوال کیا کہ جو آئینے میں دیکھنے والی دعا ہے اس میں یہ ہے کہ ہمارے خوبصورت چہرے کے ساتھ ہمارے اخلاق بھی خوبصورت بنا دے۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو اپنا چہرہ خوبصورت نہیں لگتا۔ ان کے لئے کیا ہے؟

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** تو جیسا اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر کر لیا کریں کہ یہ اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اس سے زیادہ برا نہیں بنایا۔ ایک دفعہ بازار میں ایک شخص کھڑا تھا اور اس کے چہرہ کی کوئی خوبصورتی نہیں تھی اس کو لوگ اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ اس کو خود بھی احساس تھا کہ میرے چہرے پر کوئی خوبصورتی نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے گئے اور اس کے گلے میں ہاتھ ڈال کر اس کو پیچھے سے پکڑ لیا اس کی آنکھیں بند کر کے کھڑے ہو گئے۔ اس نے خوب اپنا جسم رگڑنا شروع کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرا خاص آدمی ہے اس کا کون خریدار ہے۔ اس پر اس نے کہا میرا اس بدشکل آدمی کا، اور کسی کام کے نہ آدمی کا، کون خریدار ہوسکتا ہے؟ کون مجھے پسند کرسکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نہیں مجھے تم بہت پسند ہو۔ تو اگر کسی کا چہرہ ایسا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اگر ایسا بنایا ہوا ہے تو پھر اسی پر خوش ہو جائے کہ اس سے بھی بھیانک چہرہ ہوسکتا تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے وہی اچھا ہے۔ شکر کرنا چاہئے۔ شکر کرو گے تو اللہ تعالیٰ مزید دیتا جائے گا۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ہم نماز میں لذت کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں **حضور انور نے فرمایا:** نماز کے تمہیں معنی آنے چاہئیں۔ سوچ سوچ کے پڑھو۔ جو عربی کے الفاظ ہیں انہیں غور سے پڑھو۔ پھر سجدے میں جب جاتے ہو تو اپنی زبان میں دعا کرو۔ رکوع میں جاتے ہو اپنی زبان میں دعا کرو۔ اور جو ہر ایک کی کوئی نہ کوئی خاص چیز ہوتی ہے جس کے لئے اس کو دل میں درد ہوتی ہے۔ اس کو سوچو اور دل میں لاؤ۔ سٹوڈنٹ ہیں تو ان کو یہی ہوتا ہے کہ ہم پاس ہو جائیں تو ایک دم فکر پیدا ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں۔ ہمارے امتحان ہیں پاس ہو جائیں۔ اس میں وہ لذت آنی شروع ہوتی ہے۔ پھر آدمی روتا ہے۔ چلاّ تا ہے تو وہی مزہ آتا ہے اس کے بعد آہستہ آہستہ عادت پڑتی چلی جاتی ہے۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کی سوچ بڑھتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے انسان کوشش کرتا ہے روتا ہے چلاّ تا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم نماز میں اور کچھ نہیں اور ایسی حالت پیدا ہوتی نہیں تو رونی شکل بنا لیا کرو۔ چاہے زبردستی بناؤ کیونکہ رونی شکل بنا کے بعض دفعہ رونا آ جاتا ہے۔ پھر اس میں انسان آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے۔ دعا کرو۔ جو دعا درد سے ہو سوچ سمجھ کے ہو تو پھر لذت آتی ہے۔ دعا ہونی چاہئے تو دل سے ہونی چاہئے۔ اور جب دل سے نکلتی ہے تو لذت بھی آنے لگ جاتی ہے۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جو وقف نو نہیں ہوتیں ان میں سے بعض کا جو وقف نو ہونے کا دل چاہتا ہے۔ وہ کیا کریں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ان کے ماں باپ کو اس کو پہلے وقف کرنا چاہئے تھا جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف کیا اس لئے کیا کہ دین کی خدمت کرسکو۔ اس لئے کہ بڑے ہو کے پڑھ کے علم حاصل کر کے دین کی خدمت کرو۔ کوئی ڈاکٹر بن کے دین کی خدمت کرسکتا ہے۔ کوئی ٹیچر بن کے۔ کوئی زبانیں سیکھ کے۔ اب اپنے آپ کو وقف کر دو اور دین کی خدمت کے لئے لگ جاؤ تو وہی وقف ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں لکھا ہوا کہ جو وقف نو میں ہے میں اسی کا وقف قبول کروں گا اور باقیوں کا نہیں کروں گا۔ دنیا میں بہت سے انسان ایسے ہیں جو دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ وہ وقفِ نو تو نہیں ہیں۔ ہمارے زمانے میں وقفِ نو کی سکیم نہیں تھی تو ہم بھی تو وقف تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تم وقف نو کا ٹائٹل لگا لو اور نماز تم باقاعدہ نہ پڑھتی ہو، قرآن شریف تم نہ پڑھتی ہو، دین کی خدمت کا جذبہ نہ ہو اور کہو کہ میں وقف نو ہوں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ تمہارا کوئی وقف نہیں۔ اللہ کے نزدیک قبول ہی نہیں ہوگا۔ ایک دوسری لڑکی ہے جو وقف نو نہیں ہے وہ نمازیں بھی پڑھتی ہے، قرآن بھی پڑھتی ہے، دین کا علم بھی حاصل کرتی ہے، خدمت بھی کرتی ہے وہ تو وقف نو سے زیادہ بہتر ہے۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ بچے کو پیدائش سے پہلے کیوں وقف کرتے ہیں اس کے بعد کیوں نہیں کر سکتے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پیدائش کے بعد وقف کرنے سے کس نے روکا ہے کسی نے نہیں روکا۔ وقف نو سکیم جو ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شروع کی تھی اور وہ اس لئے تھی کہ ماں باپ پیدائش سے پہلے حضرت مریم کی والدہ کا جو اُسوہ ہے اور ان کی دعا ہے اس کو مانگتے ہوئے اپنے بچے کو پیدائش سے پہلے وقف کریں اور پیدائش کے دوران اس کے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ جو مجھے بچہ عطا فرمائے وہ دین کا خادم ہو۔ اور پھر جب وہ بچہ پیدا ہو جائے تو پھر اس کے لئے دعائیں ہوں۔ اور پھر اس کی تربیت بھی اس لحاظ سے ہو۔ اس کا رجحان اس لحاظ سے ہوتا کہ وہ دین کی خدمت کرنے والا بن سکے۔ باقی یہ ہے کہ پیدائش کے بعد اگر ماں باپ اچھی تربیت کرتے ہیں، اپنے بچے وقف کرتے ہیں بہت سارے وقف زندگی ہیں جو وقف نو نہیں ہیں لیکن جامعہ میں بھی پڑھ رہے ہیں اور باقاعدہ وقف کر کے جامعہ میں پڑھتے ہیں اور بعض جماعت میں دوسری خدمات بجا لا رہے ہیں۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میری ایک دوست ہے اس نے کہا تھا کہ ہم اللہ یا الیس اللہ کی انگوٹھی ان دو انگلیوں میں نہیں پہن سکتے۔ کیونکہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے وہ ان دو انگلیوں میں پہنتے تھے۔ تو میرا سوال ہے کہ ہم کونسی انگلی میں پہنیں؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جس انگلی میں تمہاری پوری آتی ہے پہن لیا کرو۔ کسی نے نہیں روکا۔ بعضوں کو میں انگوٹھیاں دیتا ہوں تو جن کی انگلیاں بڑی ہوتی ہیں تو میں ان کو کہتا ہوں کہ یہی پہن لو جس انگلی میں بھی آتی ہے۔ ایسے ہی کہانیاں بنائی ہوئی ہیں۔ اللہ کی خاطر گواہی دیتے ہو تو یہ انگلی اٹھاتے ہو۔ اس انگلی کی اہمیت اتنی ہے کہ اللہ کو گواہ ٹھہرانے کے لئے تم اس کو اٹھاتے ہو تو اللہ کا نام یہاں نہیں رکھ سکتے۔ یہ عجیب تماشا ہے۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور انور نے کل ہماری مسجد دارالامان کا افتتاح فرمایا تھا۔ تو میرا سوال تھا کہ اگر امام صاحب مردوں والی سائیڈ پر نماز پڑھا رہے ہیں تو عورتوں والی سائیڈ پر اگر آواز آنی بند ہو جائے تو اس صورت میں ہم کیا کر سکتے ہیں؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ** بنصرہ العزیز نے **فرمایا:** اپنی اپنی نماز پڑھ لو۔ نیز فرمایا کہ تمہاری مسجد میں تو عورتوں کا حصّہ ایک سکرین لگا کر بنایا گیا ہے اس لئے اگر آواز بند بھی ہو جائے تو تب بھی آ ہی جائے گی۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ایک وقف نو بچی پولیس میں جاسکتی ہے؟**

اس سوال کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ہمیں پولیس میں واقفہ نو کی ضرورت نہیں ہے۔ احمدی ایسے جرم کرتے ہی نہیں کہ پولیس میں اس کی ضرورت ہو۔ جب تم پولیس میں جاؤ گی تو پولیس کے لئے علیحدہ ٹریننگ کالج تو کوئی نہیں ہے۔ تمہیں مردوں کے ساتھ ہی ٹریننگ لینی پڑے گی۔ وہیں رہنا پڑے گا وہیں ٹریننگ کرنی پڑے گی انہیں کا لباس پہننا پڑے گا۔ وہ یونیفارم پہننا پڑے گا۔ نہ تمہارا پردہ رہے گا نہ حجاب رہے گا نہ حیا رہے گی۔ اس لئے صرف وقف نو کا سوال نہیں ہے کسی بھی احمدی لڑکی کو پولیس میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور اپنی تقریریں خود لکھتے ہیں یا کسی سے لکھواتے ہیں؟**

اس کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** میں اپنی تقریریں خود لکھتا ہوں تیار کرتا ہوں اور کسی دوسرے کو اس کا علم تک بھی نہیں ہوتا۔ مَیں تو آخری وقت میں مضمون لکھ کے لے جا رہا ہوتا ہوں۔ یا میں صرف نوٹس لے کے جاتا ہوں اور وہیں تقریر کے دوران ہی مضمون بنتا ہے۔ وہ میرے نوٹس میرے علاوہ کوئی پڑھ بھی نہیں سکتا۔ کوئی دوسرا تقریر لکھ کے مجھے دے ہی نہیں سکتا۔ سوائے اس کے کہ میں جو بعض کتابوں کے حوالے ہوتے ہیں وہ میں نکال کے دیتا ہوں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو کہ یہ یہ حوالے کتاب میں سے پرنٹ کر کے مجھے دے دو۔ بلکہ بعض دفعہ میں پرنٹ بھی نہیں کرواتا وہ کتابوں کے حوالے بھی اپنے ہاتھ سے خود ہی لکھ لیتا ہوں۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ مجھ سے بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ کیوں نہیں مناتے ہیں جیسے ہم یوم مسیح موعود، یوم خلافت اور یوم مصلح موعود مناتے ہیں؟**

اس کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** کون کہتے ہیں کہ ہم نہیں مناتے۔ ہم میلاد النبی کا جلسہ اس دن نہیں کرتے جو غیر احمدیوں نے شروع کیا ہوا ہے۔ سیرۃ النبیؐ کا جلسہ تو شروع ہی احمدیوں نے کیا تھا۔ اس سے پہلے ہوتا ہی نہیں تھا۔ جب ہندوؤں نے اور عیسائیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات شروع کئے۔ اس وقت سب سے پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آگے بڑھتے ہوئے ان کے جواب دیئے اور حضرت مصلح موعود کے زمانے میں جلسے شروع ہوئے اور قادیان میں بعض دفعہ اس طرح بھی ہوتا تھا کہ ان جلسوں کے دوران بعض دنوں میں وہاں جلوس بھی نکالا کرتے تھے۔ جلوس سے مراد یہ ہے کہ صَلِّ عَلیٰ پڑھتے ہوئے لوگ گلیوں میں سے گزرا کرتے تھے۔ اس لئے یہ جلسے ہم کرتے ہیں اور ہم نے ہی یہ شروع کیے ہیں۔ یہ دوسرے لوگ تو صرف میلاد النبیؐ ایک دن سال میں کر لیتے ہیں اور چند باتیں کر کے بیٹھ جاتے ہیں، عمل کرتے نہیں۔ ہم تو سارا سال سیرۃ النبیؐ کے جلسے مناتے ہیں۔ جرمنی میں ہر جگہ منا رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم سب سے زیادہ بڑھ کے آنحضرت صلی اللہ پر اعتراضوں کے جواب دیتے ہیں۔ کون سے مسلمان صدر نے یا کسی بادشاہ نے یا ان کے علماء نے جب کارٹونوں کا جو ڈنمارک میں قصہ ہوا ہے تو جواب دیا تھا۔ مَیں نے ہی دیا تھا اور سب سے پہلے آگے بڑھ کر جواب دیا تھا۔ اور مسلسل کئی خطبوں میں دیا تھا۔ اس

کے بعد جو کئی دفعہ اعتراض اٹھتے ہیں تو ان کا جواب دیتا ہوں۔ میرے سے پہلے خلفاء بھی اس طرح جواب دیتے رہے۔ اب جو میرے جتنے خطبے تھے۔ نائیجیریا کے اخباروں نے ان کی ٹرانسلیشن کر کے وہاں شائع کیا اور انہوں نے لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اور اس طرح اس الزام کے جواب پہ اتنا اچھا جواب ہمیں آیا کہ ہم سب کو یہ سیکھنا چاہئے۔ تو لوگ تو ہمارے سے سیکھتے ہیں۔ تم کہتی ہو ہم مناتے نہیں۔ ہم تو بہت مناتے ہیں۔ ہم سال میں ایک دفعہ نہیں مناتے۔ ہم کہتے ہیں ہر وقت مناؤ۔ گن گن کے یار کا ذکر نہ کرو بلکہ کرتے چلے جاؤ۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ایک پکّی عمر ہوتی ہے جب روزے رکھنے پڑتے ہیں۔ کون سی عمر سے روزے رکھنے چاہئیں۔**

اس کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ** بنصرہ **العزیز نے فرمایا:** جب تم ابھی سٹوڈنٹ ہو اور تمہاری گروتھ (growth) کی عمر ہے تو روزے نہ رکھو لیکن ایک آدھ روزہ رکھ کے عادت ڈالنی چاہئے اور جب سترہ اٹھارہ سال کی ہو جاؤ تو پھر روزے رکھنے چاہئیں لیکن اس وقت بھی اگر امتحان ہے اور بڑے مسائل ہیں اور پریشانی ہے لمبے روزے نہیں رکھ سکتے تو وہ روزے بعد میں پورے کر لو۔ لیکن روزے رکھنے میں بہانہ نہیں کرنا چاہئے۔ اٹھارہ سال کی عمر جو ہے یہ میچور (Mature) عمر ہوتی ہے اس میں روزے رکھ لینے چاہئیں۔ اس سے پہلے پہلے روزے رکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔

☆ **ایک واقفہ نے سوال کیا لڑکیوں کے لئے کیوں کوئی جامعہ نہیں ہے؟**

اس کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ** بنصرہ **العزیز نے فرمایا:** جب ہمارے اتنے وسائل ہو جائیں گے تو لڑکیوں کے لئے بھی کھول لیں گے پہلے لڑکوں کا تو پورا کرنے دو۔ لڑکیوں کے لئے ربوہ میں مثلاً عائشہ اکیڈمی ہے جہاں لڑکیاں دینیات کی تعلیم بھی لیتی ہیں حفظ قرآن بھی کرتی ہیں۔ کینیڈا والوں نے عائشہ اکیڈمی کھول لی ہے۔ وہاں بھی دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے اِن کا پہلا بیج (Badge) وہ پاس ہوا ہے۔ تو دینیات کا کورس انہوں نے دو سال کا کیا ہے۔ قرآن کریم کی حفظ کی کلاس لگتی ہے حفظ بھی کروائے جاتے ہیں۔ تو جرمنی والے بھی جب ان کے وسائل ہوں گے کھول لیں گے۔

☆ **ایک واقفہ نے عرض کیا اس سال ہم انڈیا سے ہو کے آئے ہیں اور میں نے پوچھنا تھا ہم بیت الدعا گئے تھے تو وہاں فوٹوز بنانے کی کیوں اجازت نہیں ہے۔**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے فرمایا : لوگ بعض دفعہ بنا لیتے ہیں۔ پھر بعض لوگ بدعات میں پڑ جاتے ہیں۔ اِن بدعتوں کو ختم کرنا ہے ویسے تو بیت الدعا کی تصویریں ہمارے کیلنڈروں میں یا لٹریچر میں چھپی ہوئی ہیں لوگ دعا کرتے ہوئے کھڑے ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے حرام نہیں ہے۔

☆ **ایک واقفہ نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کا صحیح مطلب کیا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

تم لڑکے لڑکیاں ایک جیسے سوال کیوں کر رہی ہو۔ بہر حال جب ہر دس سال کے بعد حکومت اپنے ملک کے لوگوں کی جو آبادی ہے وہ کاؤنٹ کرتی ہے۔ پھر دیکھتے ہیں مرد کتنے ہیں اور عورتیں کتنی ہیں بچے کتنے ہیں۔ پڑھے لکھے کتنے ہیں۔ مختلف مذہب کے لوگ کتنے ہیں۔ یہ جو سارا ڈیٹا اکٹھا کیا جاتا ہے اس کو مردم شماری کہتے ہیں۔ چنانچہ 1901ء میں جب انڈیا کی مردم شماری ہو رہی تھی اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ احمدی جو ہیں وہ اپنے آپ کو مردم شماری میں احمدی مسلمان کر کے لکھیں تا کہ غیر احمدی مسلمانوں سے ہمارا فرق ہو جائے۔ کیونکہ احمد نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے۔ محمد بھی ہے اور احمد بھی ہے۔ اور احمد کا جو جلوہ ہے۔ وہ مسیح موعود کے زمانے میں زیادہ دکھایا جانا ہے یعنی جو نرمی اور پیار اور محبت سے اسلام کا پیغام پہنچایا جانا ہے۔ یہی مسیح موعود کا کام تھا۔ اس لئے ہم احمدی لکھتے ہیں تا کہ ہم اسلام کی تبلیغ پیار اور محبت سے کرتے جائیں اور دوسرے مسلمانوں سے ہمیں فرق نظر آئے۔ کیونکہ حدیثوں میں بھی آیا ہے بخاری میں بھی ہے کہ جب مسیح موعود آئے گا تو جنگوں کا التوا کرے گا اور خاتمہ کرے گا۔

☆ **ایک واقفہ نے سوال کیا کہ ترکیوں کی عید کیوں ہم سے ایک دن پہلے ہوتی ہے۔**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اِن ترکیوں سے پوچھو کیوں کرتے ہیں۔ ہم تو چاند دیکھ کے کرتے ہیں۔ ترکیوں کی عید اس لئے پہلے ہوتی ہے وہ بغیر چاند دیکھے کرتے ہیں اور ہم چاند دیکھ کے کرتے ہیں۔ چونکہ یہاں چاند تو کسی کو نظر آتا نہیں اور کیلکولیشن کے حساب سے جس دن ہم عید کرتے ہیں اس دن سے پہلے چاند نظر آ ہی نہیں سکتا۔ اس لئے ہم بڑا سوچ سمجھ کے دیکھتے ہیں کہ اس دن چاند نظر آ سکتا ہے یا تو چاند نظر آ جائے تب ہم عید کرتے ہیں یا اگر چاند نظر نہ آئے تو اس دن عید کرتے ہیں کیلکولیشن کے حساب سے جب چاند نظر آ سکتا ہے۔

☆ **ایک واقفہ نے سوال کیا کہ میرے پاس ایک ترکی دوست ہے تو اس نے کہا تھا کہ وہ جب نماز پڑھتی ہے تو وضو** کرنے سے **پہلے نیل پالش کا استعمال نہیں کرتی۔ نیل پالش اتار دیتی ہے۔**

اس پر حضور ایدہ **اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے فرمایا: پھر اس کا مطلب ہے وہ سال میں ایک دفعہ نماز پڑھتے ہیں۔ ہر دفعہ ہو نہیں سکتا کہ پانچ دفعہ نیل پالش لگائیں اور پانچ دفعہ اتاریں۔ وضو اس لئے کرتے ہیں کہ ہاتھ دھل جائیں اور صاف ہو جائیں۔ منہ دھل جائیں صاف ہو جائیں، ناک صاف ہو جائے، گلا صاف ہو جائے، منہ صاف ہو جائے۔ بازو، پاؤں صاف ہوں۔ ہر جگہ صفائی کے لئے وضو کرتے ہیں تو نیل پالش جب تم لگاتے ہو تو نیل پالش تو سیل کر دیتی ہے۔ ناخن اور نیل پالش کے درمیان اس کے اندر کوئی ہوا تو نہیں جاتی۔ جب ہوا نہیں جاتی تو اس کا مطلب ہے نیل پالش کے اوپر سے جو گند تھا وہ صاف ہو گیا ہے تو نماز جائز ہے کوئی ضرورت نہیں اتارنے کی۔

☆ **ایک واقفہ نے سوال کیا کہ حضور جب وہ دن آئے گا جب جرمنی کے رہنے والے لوگوں کا بڑا طبقہ احمدی ہوئے گا کیا وہ دن ہم دیکھنے والے ہیں یا ہمارے آنے والے دیکھنے والے ہیں۔ وہ دن کب آئے گا۔**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے میں تو پیشگوئی نہیں کر سکتا۔ لیکن انشاء اللہ ضرور آئے گا۔ اب تم لوگ دعائیں کتنی کرتے ہو، کوشش کتنی کرتے ہو۔ اپنی حالتوں کو کتنا عملی طور پر بدلتے ہو۔ نیک نمونہ کتنا دکھاتے ہو۔ تو اگر سارے دعائیں کرنے لگ جاؤ تو وہ دن انشاء اللہ آ جائیں گے۔ جلدی آ جائیں گے۔ لیکن دنیا میں آثار تو شروع ہو گئے ہیں۔ ہر سال لاکھوں بیعتیں ہوتی ہیں۔ اسی لئے ہوتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ تھوڑے تھوڑے پیمانے پر نظارے دکھا رہا ہے۔ اب یہ تمہاری دُعا پر depend کرتا ہے۔ تمہاری دعا سے مراد ہے ساری جماعت دعا کرے۔

☆ **ایک واقفہ نے سوال کیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا تھا کہ ایک آدمی آئے گا جو اپنے آپ کو بادشاہ سمجھے گا اور اس کی ایک آنکھ روشن ہوگی اور دوسری آنکھ اندھی ہوگی۔**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ٹھیک ہے وہ دجّال کی حدیث ہے اور بڑی لمبی حدیث ہے۔ ایک آنکھ سے کانا ہوگا ایک آنکھ پھولی ہوئی ہوگی۔ یہ دجال کے بارے میں ہے۔ دجال جب آئے گا یعنی دجال جو بڑی طاقتیں ہیں جو دین کو نہیں سمجھتیں ان کے دین کی آنکھ جو دائیں آنکھ ہے وہ اندھی ہے۔ اور بائیں آنکھ جو دنیا کی ہے اس کی نظر سے وہ دیکھتے ہیں۔ اس کو سمجھنے کے لئے سورۃ کہف پڑھو۔ اس کا ترجمہ لکھا ہوا ہے اس میں تھوڑے سے فٹ نوٹ بھی لکھے ہوئے ہیں وہ پڑھو تو تمہیں سمجھ آ جائے گی۔

☆ **ایک واقفہ نے سوال کیا کہ کیا واقفہ نو بچیاں پرائمری سکول ٹیچر بن سکتی ہیں۔**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ہاں بن سکتی ہیں لیکن یہاں پڑھنے کے لئے کوشش یہ کرو کہ ایسی جگہوں پہ جا کے داخلہ لو جہاں تمہیں سکارف میں پڑھنے کی اجازت ہو اگر نہیں اجازت ملتی اور اگر تمہارا زبردستی سکارف سکول کالج میں اتارتے ہیں تو اتار کے پڑھنے کے بعد پھر سکول کے گیٹ سے باہر نکلتے ہی سکارف تمہارے سر پہ ہونا چاہئے۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔**

اس پر حضور انور ایدہ **اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے **فرمایا:** سارے لڑکوں اور لڑکیوں نے ایک ہی طرح کا سوال اکٹھا کیا ہوا ہے؟ اس کا جواب میں لڑکوں کو دے چکا ہوں وہاں سے سن لینا۔

☆ **ایک واقفہ نے سوال کیا کہ باپوں کے قدموں کے نیچے جنّت کیوں نہیں ہے؟**

اس کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے پوچھا کہ کس کا حق مجھ پر زیادہ ہے۔ مطلب ہے کہ ماں یا باپ میں سے کون زیادہ حق رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اُس نے کہا پھر۔ آپ نے کہا تیری ماں۔ اُس نے کہا پھر۔ آپ نے کہا تیری ماں۔ پھر چوتھی دفعہ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ۔ کیونکہ ماں جو ہے وہ بچے کو پیدا بھی کرتی ہے اس کی خاطر درد بھی اٹھاتی ہے اس کی تکلیف بھی اٹھاتی ہے اس کی تربیت بھی کرتی ہے۔ باپ تو باہر کے کاموں میں لگا رہتا ہے۔ گھر میں تو ماں ہوتی ہے اور ماں کے ساتھ بچوں کا زیادہ تعلق رہتا ہے۔ تربیت کا جتنا وقت ہے ماں کے ساتھ گزرتا ہے۔ اِس لئے اگر ماں نیک تربیت کر لے گی تو پتا چل جائے، بچہ جنت میں جانے والا ہوگا۔ اگر ماں نیک تربیت نہیں کرتی تو پھر دوزخ میں بھی اپنے بداعمال کی وجہ سے چلے جاتے ہیں۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا جب گھر میں بس عورتیں اور لڑکیاں ہوں اور باجماعت نماز پڑھنی ہو تو عورت پڑھا سکتی ہے۔**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ہاں پڑھا سکتی ہے۔

☆ **ایک واقفہ نو طالبہ نے سوال کیا کہ جو پیسے ہم صدقے کے لئے جمع کرتے ہیں کیا ان میں سے ہم ایمرجنسی استعمال کے لئے نکال سکتے ہیں؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر ایمرجنسی چاہئے ہو تو نکال لو لیکن پھر اس کو پورا

کرو۔ کسی اور سے مانگنے کی بجائے تم اللہ تعالیٰ سے اِس کی مدمیں سے لے کے مانگ لو۔کوشش یہ کرو اس کے بعد جتنی جلدی ہوفوری طور پر پورا کرنا ہے۔

☆ **ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ جب ہم فرینکفرٹ جاتے ہیں وہاں مولوی کھڑے ہوتے ہیں جوقرآن شریف جرمن ٹرانسلیشن میں دیتے ہیں کیا ہمیں اجازت ہے کہ ہم لے لیا کریں؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے **فرمایا:** مجھے ہیمبرگ سے پتا لگا تھا کہ وہاں بھی مسلمانوں کی ایک مسجد ہے۔ وہ لوگ ہمارا ٹرانسلیشن والا قرآن کریم خرید لیتے ہیں اور پہلے چند صفحے اوپر سے پھاڑ دیتے ہیں جس پر ہمارا جماعت کا نام لکھاہوا ہے اور وہ ہماری ٹرانسلیشن اپنے نام سے بیچ رہے ہیں۔ ان دوسروں کوتو کوئی ٹرانسلیشن نہیں آتی۔تم اپنی جماعت کی جوٹرانسلیشن ہےوہ کیوں نہیں خریدتی؟ ان کے ترجمہ سے زیادہ اچھاہمارا ترجمہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کے جس طرح قرآن شریف کی وضاحت فرمائی ہے غیراحمدیوں کو تواس کاعلم بھی نہیں ہے۔ میں کئی دفعہ خطبوں میں بھی ذکر کر چکاہوں اورغیر احمدیوں کے حوالے بھی پڑھ چکاہوں کہ غیر احمدی کہتے ہیں کہ ایسی تفسیریں ہم نے پڑھی ہی نہیں جیسی آپ لکھتے ہیں۔ اورغیر احمدی یہاں جرمنی میں ہمارا جرمن ترجمہ اپنے نام سے بیچ رہے ہیں۔

☆ **ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ جب جماعت ہو رہی ہوتوامام سے پہلے سورت یا دعا پڑھ لی ہوتو اپنے طور پر دعا کر سکتے ہیں۔**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے **فرمایا:** جب جماعت ہو رہی ہوتو امام کے پیچھے تم سب نے چلنا ہے۔ جو امام کہتا ہے اس کے تابع رہنا ہے اور جو امام کرتا ہے وہی کرنا ہے۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب ہم فلائر تقسیم کرتے ہیں تو اگرلوگ اس کو زمین پر پھینکتے ہیں تو پھر ہم اس کو اٹھاتے ہیں مگر سارے نہیں اٹھا سکتے ہیں۔**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے **فرمایا:** چلو جتنے اٹھا سکتے ہو اٹھا لیا کرو۔ باقی ان کا کام ان کے ذمے۔فلائر تو ہم نے تقسیم کرنے ہیں کیونکہ اگرنہیں کرو گے تو تبلیغ نہیں ہوسکتی۔ اس لئے یہ کہنا کہ وہ پھینک دیتے ہیں بعض لوگ پھینکتے ہیں بعض لوگ عزت سے رکھ لیتے ہیں بعض لوگ پھاڑ دیتے ہیں۔بعض لوگ ڈسٹ بن میں ڈال دیتے ہیں۔بعض لوگ تمہیں واپس کر دیتے ہیں۔مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔تم اپنا کام کئے جاؤ۔ ان کو اپنا کام کرنے دو۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ کچھ غیر احمدی ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ دوبارہ آئیں گے۔**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے **فرمایا:** اب تو ویٹیکن والوں کا انٹرنیٹ پر بھی آ گیا ہے۔ جرمن میں بھی ہے انگلش میں بھی ہے تین پادری بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ نے کوئی نہیں آنا۔ حضرت عیسیٰ نے جب یہ بات کی تھی کہ میں دوبارہ آؤں گا اس وقت انہوں نے شراب پی تھی۔ نشے میں بات کر دی تھی۔اب انہوں نے دوبارہ کوئی نہیں آنا کیونکہ جوسارے صحیفے ہیں ان کی رو سے یا بائبل کے اِن بیانوں سے جو حضرت عیسیٰ کے آنے کا زمانہ تھا وہ گزر چکا ہے اس لئے اب ان کو پتہ لگ گیا ہے کہ اب آنا کوئی نہیں۔تو اب یہ خود ماننے لگ گئے ہیں عیسائی بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ عیسیٰ نے کوئی نہیں آنا۔وہ نشے میں بات کر دی تھی۔اور یہ بھی ساتھ کہتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے کوئی اور کام دے دیا ہے۔ کسی اور کام میں لگا دیا ہے اسی میں مصروف ہو گئے ہیں۔ دنیا کی اصلاح کے لئے آئے تھے تو اصلاح تو ہوئی نہیں دنیا کی، یہاں تو چوری چکاری بدمعاشی سب کچھ قائم ہے۔وہ تو ختم نہیں ہوئی۔ اصلاح نہیں ہوئی لیکن کسی اور کام کے لئے بیچارے عیسیٰؑ کو بھیج دیا ہے۔

☆ **ایک واقفہ نے سوال کیا کہ میں نے سنا ہے کہ شہید ستر ہ لوگوں کی شفاعت کر سکتے ہیں۔کیا یہ ٹھیک ہے اور شفاعت سے کیا مراد ہے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے **فرمایا:** شفاعت سے مراد ہوتی ہے سفارش۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کا حق دیا گیا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ جس کو کہے کہ تمہیں شفاعت کرنے کا اذن دیتا ہے۔شہیدوں کا اپنا ایک مقام ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اس مقام تک پہنچا دیتا ہے جو دین کی خاطر قربانی کرنے والے ہیں۔ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے نواب محمد علی خان صاحب کے بیمار بیٹے کے لئے دعا کی تو جواب آیا کہ نہیں ان کو صحت نہیں ہوسکتی۔ اس کی موت لازمی ہونی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں شفاعت کرتا ہوں۔ شفاعت کا مطلب ہوتا ہے سفارش کرنا۔تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں کس نے حق دیا ہے سفارش کا؟ تو اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا میں کانپ کے رہ گیا اور بڑی استغفار پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے کہا۔ میں تمہیں یہ اذن دیتا ہوں۔

تم آیت الکرسی یاد کرو۔ جب وہ پڑھو گی پھر اس کا ترجمہ پڑھو گی تو تمہیں شفاعت کا مطلب پتا لگ جائے گا۔ بلکہ پڑھو اور ساری واقفات نو کو چاہئے کہ آیت الکرسی یاد کریں اور رات کو سوتے ہوئے اپنے اوپر پھونکا کریں تا کہ تم لوگوں میں نیکیوں کی روح پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آؤ۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ وقف نو بچی کو پوری پانچ نمازیں دن میں پڑھنی چاہئیں یا صرف تین چار کافی ہیں۔**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے **فرمایا:** وقف نو کا کیا سوال ہے ہر مسلمان کے لئے پانچ نمازیں فرض ہیں۔ ہر ایک کو پڑھنی چاہئیں۔تین چار کیا باقی نمازیں تم بخشوا کے آئی ہو۔وقف نو کا سوال نہیں ہے ہر جو سچا مسلمان ہے اس کے لئے پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ کے ہمیں بتائیں کہ کس طرح پڑھنی ہیں کون کون سے وقت پر پڑھنی ہیں اور کتنی تعداد میں پڑھنی ہیں اس لئے یہ تو فرائض ہیں۔ ارکان اسلام کیا ہیں؟ آتے ہیں؟ وقف نو کی بچی ہو اور ارکان اسلام ہی نہیں آتے تو وقف نو کی ٹریننگ آپ نے کیا کرائی ہوئی ہے۔جس کو ارکان اسلام نہیں آتے اس بیچاری نے نماز کیا پڑھنی ہے۔کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج یہ پانچ ارکانِ اسلام ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ **العزیز نے فرمایا:** سمجھ آئی؟ کلمہ کے بغیر تم مسلمان نہیں ہوسکتی۔نماز فرض ہے۔ پانچ وقت کے لئے اس کو پڑھنا ضروری ہے۔اس کے بغیر تم مسلمان نہیں ہوسکتی۔ پھر روزہ ہے جو کہ فرض ہے اور اس میں بعض حالات میں چھوٹ بھی ہے۔نماز ہر ایک کے لئے فرض ہے اس میں کوئی چھوٹ نہیں۔باقی جو ارکان ہیں ان میں ہے کہ تم روزہ رکھو۔ بیمار ہو تو نہیں رکھ سکتے۔ مسافر ہو تو نہیں رکھ سکتے۔ چھوٹی عمر ہے تو نہیں رکھ سکتے۔ جب فرض ہو جائیں تو شرائط پوری کرتے ہوئے رکھو۔زکوٰۃ ان پہ جن کے پاس پیسے ہوں اور ایک حد تک اتنا ہو مال جو پورا سال ان کے پاس رہے۔ یا جانور ہوں یا اور جائیداد ہو وہ زکوۃ دیتے ہیں۔ ان پر زکوٰۃ فرض ہے۔اور حج ان پر فرض ہے جو رستے کا خرچ بھی دے سکتے ہوں۔ امن اور سکون کی حالت بھی ان کو میسّر ہو۔ حج زندگی میں ایک دفعہ ہی عموماً لوگ کرتے ہیں۔ پانچ نمازیں فرض ہیں۔تم نے کہیں اپنے امّاں ابا کو تین نمازیں پڑھتے دیکھ لیا تم سمجھی تین نمازیں ہوتی ہیں۔ تین نمازیں نہیں ہوتیں پانچ ہوتی ہیں: فجر ظہر عصر مغرب عشاء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ جو پانچ نمازیں نہیں پڑھتا وہ احمدی نہیں۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ آیا واقفہ نو وکیل بن سکتی ہے؟**

اس کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** وکالت پڑھ سکتی ہیں پریکٹس نہیں کرنی۔ پریکٹس کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھے۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا تھا کہ وہ سب حضرت آدم علیہ السلام کے آگے جھک جائیں سب فرشتوں نے حکم مانا مگر شیطان نے کیوں انکار کر دیا؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا: شیطان فرشتہ نہیں تھا اس لئے نہیں جھکا۔ وہاں کوئی یہ تو نہیں تھا کہ آسمان پر جنت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جنت یہ دنیا ہی تھی۔ آدم کوئی ایک نہیں پیدا ہوا اس سے پہلے بھی آبادیاں تھیں۔ وہاں پرانے لوگ آسٹریلیا میں مثلاً رہتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم پینتالیس ہزار سال پرانے لوگ ہیں۔ یہاں آدم کی عمر تو صرف چھ ہزار سال ہے۔ اس کا مطلب ہے بہت سارے آدم پیدا ہوئے ہیں۔ اس دنیا میں ہی آدم تھا اور جو نیکیاں کرنے والے لوگ تھے اور حکم ماننے والے تھے جن پر فرشتوں کا اثر ہوتا ہے ان کو کہا کہ اس کے سامنے جھکو تا کہ نیکیاں کرو۔ جو شیطانی صفت تھے جو انکار کرنے والے تھے۔انہوں نے کہا یہ بات ہم تو نہیں مانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ٹھیک ہے تم چلے جاؤ۔ شیطان فرشتہ نہیں تھا۔ فرشتوں کو کہا تو فرشتے جھک گئے۔ شیطان فرشتہ نہیں تھا اس لئے وہ نہیں جھکا۔

☆ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب ایک بچّہ پیدا ہوتا ہے تو پھر اس کے کان میں کیوں اذان دینی چاہئے۔**

اس کے جواب میں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** دائیں کان میں اذان دیتے ہیں بائیں کان میں تکبیر کہتے ہیں۔تا کہ پہلی آواز جو اس زندگی میں آ کر سُنے وہ اللہ تعالیٰ کا نام اس کے کان میں پڑے۔کلمہ طیبہ اس کے کان میں پڑے۔ تا کہ وہ توحید پہ قائم ہو اور اس رسول کا نام پڑے جو توحید قائم کرنے میں سب سے بڑا رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان ہو۔

واقفات نو بچیوں کی یہ کلاس آٹھ بج کر 40 منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد ازاں نو بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین منعقد ہوئی۔